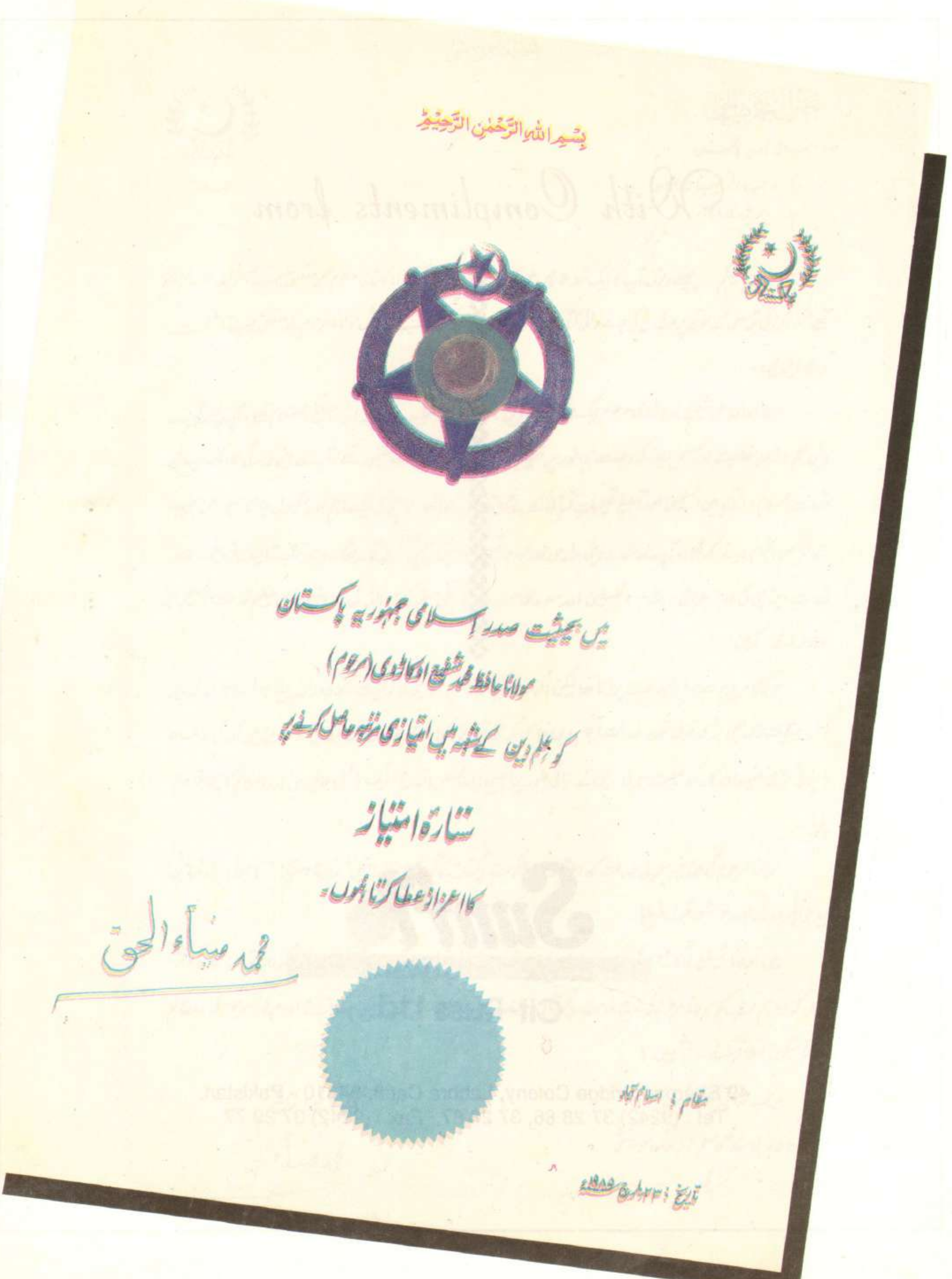

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں بحیثیت صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی (مرحوم)

کو علم دین کے شعبہ میں امتیازی مرتبہ حاصل کرنے پر

ستارۂ امتیاز

کا اعزاز عطا کرتا ہوں۔

محمد ضیاء الحق

مقام : اسلام آباد

تاریخ : ۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان

اسلام آباد

جنرل محمد ضیاء الحق

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۰ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

۲ اپریل ۱۹۸۵ء

مکرمی

السلام علیکم ۔ پچھلے دنوں آپ کا ایک خط ملا جس میں آپ نے مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کے متعلق میرے تاثرات طلب فرمائے تھے تاکہ اُن کی برسی کے موقع پر شائع کی جانے والی کتاب میں شامل کئے جاسکیں ۔ حسبِ خواہش مولانا مرحوم کے متعلق میرے تاثرات درج ذیل ہیں ۔

مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم ایک ممتاز عالمِ دین ، شعلہ بیان خطیب اور پُر اثر مبلغِ اسلام تھے ۔ آپ اپنے گہرے دینی علم ، زورِ خطابت اور سحرِ بیان کی وجہ سے بجا طور پر خطیبِ پاکستان کے لقب سے مشہور تھے ۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ اسلام ، اتحادِ بین المسلمین اور تبلیغِ تعلیماتِ قرآنی کے لئے وقف کر رکھا تھا ۔ کراچی کی ایک اہم اور مقبول جامع مسجد میں خطیب کے فرائض انجام دینے کے علاوہ آپ نے متعدد دینی مدارس اور مساجد تعمیر کروائیں پچیس ۲۵ کے لگ بھگ دینی کتب تالیف فرمائیں اور خدمتِ دین ہی کی خاطر عراق ، شام ، فلسطین اور سعودی عرب کے غیر ملکی سفر کئے ۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس عظیم خدمت کا عظیم اجر عطا فرمائے ۔ آمین !

مولانا مرحوم سے میرا رابطہ بہت پرانا تھا لیکن اُن سے گہرا تعلق مجلسِ شوریٰ کی رُکنیت کے دوران پیدا ہوا ۔ انہوں نے اپنی اس حیثیت میں بھی بڑی قابلِ قدر خدمات انجام دیں خاص کر ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے میں اُن کی عالمانہ راہنمائی بڑی مفید اور کار آمد ثابت ہوئی ۔ میں نے ذاتی طور پر انہیں ایک مخلص انسان ، ایک باعمل عالمِ دین اور اسلام کا سچا خادم پایا ۔

مولانا مرحوم کی ان غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے گزشتہ سال انہیں " ستارۂ امتیاز " کا سول ایوارڈ پیش کیا جو انہوں نے بصد خوشی قبول فرمایا ۔

میں مولانا شفیع اوکاڑوی کی برسی کے موقع پر نہ صرف انہیں دِلی خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں بلکہ اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو مولانا مرحوم کی طرح خدمتِ پاکستان اور خدمتِ دین کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور مولانا مرحوم کی روح کو ابدی سکون عطا فرمائے ۔ آمین !

آپ کا خیر اندیش

محمد ضیاء الحق

جناب صاحبزادہ کوکب نورانی

۵۳ - بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی

کراچی

مولانااوکاڑویؒ اکادمی العالمی

جمعہ ، ۲۷ / اپریل ۱۹۸۴ء کو مجدد مسلک اہل سنت خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ الباری کے نصب العین کو جاری رکھنے کی لئے ایک دینی، علمی اور فلاحی ادارہ مولانا اوکاڑویؒ اکادمی العالمی کے نام سے قائم کیا گیا جس کے تین بنیادی شعبے ہیں (۱) تبلیغ و توسیع دین (۲) فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۳) خدمت خلق۔

اس ادارے کے سرپرست امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ الاسلام حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی اور فخر نقش بند حضرت پیر سید محمد علی شاہ بخاری کرماں والے اور بانی و سربراہ جانشین خطیب پاکستان علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مقرر ہوئے گزشتہ نو برس میں اس ادارے کی ملک و بیرون ملک کارگزاری کی مختصر جھلک یہ ہے۔

○ جامعہ مسجد گلزار حبیب اور جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب جو گلزار حبیب ٹرسٹ کے زیر اہتمام حضرت خطیب پاکستان کے قائم کردہ ادارے ہیں ان کی تکمیل و ترقی میں تعاون کے ساتھ ساتھ مسجد گلزار حبیب کے احاطے ہی میں حضرت خطیب پاکستان کے روضہ اقدس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

○ ماہ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو حضرت خطیب پاکستان قدس سرہ الرحمن کے سالانہ دوروزہ عرس کے تقریب کا انعقاد شروع کیا گیا اور بالخصوص روزنامہ جنگ کراچی، روزنامہ نوائے وقت میں اس موقع پر خصوصی مضامین کی اشاعت کا اہتمام کروایا گیا۔

○ ماہ رمضان کی ۲۱، ۲۲، ۲۳ ویں شب کو سہ روزہ قرآنی شبینے کا آغاز کیا گیا۔

○ حضرت خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے تصحیح و اضافہ کے ساتھ جدید طباعت کا اہتمام کیا گیا اور اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں ان کے تراجم کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

○ حضرت خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ بصیرت، علمی تبحر اور عشق رسول پر مبنی تقاریر کو محفوظ کر کے انہیں چہار سمت پھیلانے کے لئے کیسیٹ لائبریری قائم کی گئی اور اب تک قریباً ۲۰۰ موضوعات پر تقاریر فراہم کی گئیں۔

○ ایصال ثواب کے لئے جیبی سائز میں قصیدہ غوثیہ، دعائے سفر، نماز تسبیح، نماز حاجت، تسبیح تراویح و دعائے قنوت اور نعل پاک رسول کے عکس پر مشتمل خوش نما کارڈ اردو اور انگریزی میں شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔

○ جامع مسجد گلزار حبیب میں ہر جمعہ درس قرآن میں تفسیر قرآن کے سلسلے کو جاری رکھا گیا۔ حضرت خطیب پاکستان نے ۲۷ برس میں سورہ فاتحہ سے بالترتیب نو قرآنی پاروں کی تفسیر اپنے دلنشین انداز میں بیان کی ان کے بعد گزشتہ نو برس میں تین قرآنی پاروں کی تفسیر بیان ہو چکی ہے۔

- سولجر بازار کے علاقے کا نام بلدیہ کراچی میں "گلستان اوکاڑوی" منظور کروایا گیا۔
- حضرت خطیب پاکستان کے بارے میں ان کے معاصرین کے مشاہدات و تاثرات پر مبنی وقیع اور مبسوط کتاب "خطیب پاکستان اپنے معاصرین کی نظر میں" ۔ شائع کی گئی
- ایصال ثواب کے لئے مسجد گلزار حبیب میں میٹھے پانی کا کنواں بنوایا گیا
- اکادمی کے بانی کی دس تصانیف ملک و بیرون ملک اردو اور انگریزی میں شائع کی گئیں۔
- اکادمی کے بانی نے گیارہ ممالک کے تبلیغی دورے کئے اور اکادمی کی شاخیں قائم کیں اور کارہائے نمایاں انجام دئیے
- اکادمی نے اسلام قبول کرنے والوں کے لئے اردو اور انگریزی سرٹیفکیٹ شائع کئے، اکادمی کے بانی کے ہاتھ پر اب تک قریباً تین سو افراد اسلام قبول کر کے مسلمان ہو چکے ہیں۔
- ایصال ثواب کے لئے متعدد نادار طلبہ کو حصول تعلیم کے لئے وظائف دئیے گئے۔

----- ooo-----

صدر ضیاء الحق مرحوم مولانا اوکاڑوی ہاؤس میں خطیب پاکستان کے فرزندان کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہوئے

"زادراہ"

حامد ربانی اوکاڑوی

میرے اباجان قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کو دنیائے اسلام مجدد مسلک اہل سنت، غازی دین و ملت، بے نظیر محقق و ادیب، مبلغ اعظم، محسن ملک و قوم، عاشق رسول ؐ اور خطیب پاکستان جیسے مبارک القاب و خطابات سے یاد کرتی ہے اور یہ سب القاب ان کے شایان بھی ہیں کہ ان کا نفس نفس دین اسلام، مذہب حنفی اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت اور ملک و ملت کی خدمت میں گزرا۔ مختصر سی عمر میں انہوں نے صدیوں کے کام کئے۔ انہوں نے اپنے سفر کا آغاز کیا تو انہیں اپنے نصب العین کے لئے ہمہ جان ہو کر محنت و ریاضت کرنی پڑی اور شدید مصائب و آلام کا سامان، اور مخالفین و معاندین کی طرف سے طعن و دشنام ہی نہیں سنگ و سناں کے وار بھی سہنے پڑے مگر اس کے باوجود انہیں اپنے آقا و مولیٰ مدنی تاجدار حبیب کردگار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت و رحمت تائید و نصرت اور ایسا فیضان حاصل تھا کہ ان کا سفر جاری رہا اور وہ ہر مرحلے میں کامیاب و کامران رہے کچھ اتنے کہ حق و صداقت پر مبنی ان کی تحریر و تقریر کا ہر وار تمام اصنام باطل کو پاش پاش کر گیا اور وہ خود نور مصطفوی کی شمع لئے نگری نگری، قریہ قریہ اندھیروں کو دور کرتے رہے اور اہل ایمان کے سینے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے بناتے رہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ زبان و بیان اور علوم و معارف سے میرا ایسا کوئی واسطہ نہیں کہ میں اپنے اباجان قبلہ کے تبحر علمی یا تحقیق و تصنیف اور ان کی عظمت خطابت کے امتیاز اور ان کی بے پناہ خدمات کے اعزاز اور صدقات جاریہ کے قابل رشک افعال کی حقیقت و فضیلت کو کماحقہ کہہ لکھ سکوں، یہ منصب علماء ذی وقار کا ہے اور انہی کو زیبا ہے تاہم ایک بیٹے کی حیثیت سے اپنے پیارے اباجان کیلئے اپنی کم مائیگی کے باوجود کچھ عرض کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں، کاتب تقدیر نے ایسی ہستی سے مجھے جو نسبت عطا کی ہے، کچھ دل ہی جانتا ہے کہ اپنے رب کریم کا اس پر کس قدر شکر ادا کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ میں خود کو اس لائق بنا سکوں کہ میرے اباجان قبلہ کی روح اطہر بھی مجھ سے خوش رہے۔

ماہ و سال کے لحاظ سے زندگی کا بہت سفر میں نے نہیں کیا ہے۔ لیکن اباجان قبلہ جب اس دنیا سے دارالبقا کی طرف رخصت ہوئے تھے اب سے نو برس پہلے میں کم عمر تھا اور بہت کچھ نہیں جانتا تھا قبلہ اباجان کی زندگی میں جو گہما گہمی تھی اس کے مناظر میں نے گھر کی چار دیواری میں بھی دیکھے اور گھر سے باہر ان کے سفر اور مجالس میں بھی۔ وہ ہمہ وقت مشغول رہتے تھے، ان کے اطراف لوگوں کا، چاہنے والوں کا ہجوم رہتا۔ کتاب و قلم سے ان کا جیسے کوئی پیمان تھا، مطالعہ و تحریر ان کی شبانہ روز زندگی کا گویا لازمی حصہ تھا۔ وہ ہستیاں جن کے نام زمانہ ادب و احترام سے یاد کرتا ہے ان ہستیوں کو اباجان کے ارد گرد دیکھ کر یہ گمان ضرور گزرتا تھا کہ میرے اباجان قبلہ صرف میرے اباجان ہی نہیں اور بھی بہت کچھ ہیں۔ اباجان کے عقیدت مند، ان

کو سننے والے انہیں جو تعظیم دیتے، لوح جاں پر وہ سب مناظر نقش ہیں کیا ستم ہے کہ ان سب باتوں کی قدر و اہمیت کا کسی قدر عرفاں جب ہوا تو اباجان کا وجود مسعود ہمارے درمیان نہیں رہا۔

وہ گھر میں اور گھر سے باہر متضاد شخصیت نہیں تھے۔ سادگی، تواضع، شیریں کلامی، خوش خلقی، محنت و خدمت، عبادت و ریاضت گویا ان کی فطری عادات تھیں، گھر میں انہیں گزشتہ روز کے بچے ہوئے روٹی کے خشک ٹکڑے کھانا زیادہ مرغوب تھا ۔ وہ اپنے بہت سے کام خود ہی کیا کرتے تھے۔ ان کے پاس کثرت سے لوگ آتے تھے، انہیں نیند بھی پوری طرح کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا مگر وہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے اور ہر ایک کی دادرسی کرتے تھے۔ ہمہ گیری خاصہ تھی، ہر کوئی یہی کہتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ اسی پر مشفق و مہربان تھے۔ ہمیں وہ نیکی کی تلقین کرتے، فضول خرچی، ریاکاری، جلد بازی، بدگوئی سے مکمل اجتناب کے لئے بار بار کہتے، سفر میں جب کبھی ان کے ساتھ ہونے کا شرف ملتا تو طرح طرح سے ہمیں سادگی اور نیکی کی ترغیب دیتے اور راستے بھر میں لوگوں کے احوال دکھاتے اور نہایت مشفقانہ لہجے میں سمجھاتے۔ وہ اتنی بڑی شخصیت تھے کہ لوگ ان کی توجہ کے طالب ہوتے لیکن انہیں ہرگز کوئی احساس تفاخر نہیں تھا وہ تو عجز وانکساری کا مرقع تھے۔ وہ برملا کہا کرتے کہ ان کی عزت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور غلامی کے سبب سے ہے، وہ اسی کو اپنا سرمایہ افتخار اور اثاثہ حیات سمجھتے تھے اور اسی کو انہوں نے توشۂ آخرت بنانے کے لئے زندگی وقف رکھی۔ ہم نے انہیں قول و فعل اور قلب و لسان میں ہم آہنگ پایا وہ اگر فروغ عشق رسول کے لئے سرگرم عمل رہے تو خود وہ سراپا عاشق رسول تھے۔ اور یہ رسول کریمؐ سے کمال محبت ہی کا ثمر تھا کہ وہ سمتوں میں مقبول و محترم رہے اور ان کے بعد بھی محبت و تعظیم سے ان کی یاد ہوتی ہے ان کی یادیں اور یادگاریں، ان کی چھوڑی ہوئی نیکی، عزت اور نیک نامی اب ہمارا سرمایہ ہیں اور ہمیں ہر لمحے یہ احساس رہتا ہے کہ ہمیں خود کو ان سب کا اہل بنانا ہے، ظاہر سی بات ہے کہ یہ کوئی آسان بات نہیں لیکن کچھ اپنی جستجو اور کچھ احباب کی دعا زادراہ رہی تو اللہ کریم کے کرم سے امید ہے کہ بات بنی رہے گی۔

اس یادگاری مجلے میں چند پھول جمع کرنے کی کوشش میں نے کی ہے، میں اسے ایک ادنیٰ سی کاوش سے زیادہ کچھ اور نہیں کہہ سکتا۔ اللہ کرے کہ یہ قبول ہو اور آپ بھی اسے پسند کریں اور میرے سرخروئی کی دعا فرمائیں۔

احقر! [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

GOVERNOR, SINDH

Mahmoud A. Haroon

پیغام

یہ امر میرے لئے باعثِ مسرت ہے کہ مولانا اوکاڑوی اکادمی کراچی حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نویں عرس کے موقع پر ایک سووینئر شائع کر رہا ہے۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم ایک ممتاز عالمِ دین، شعلہ بیان خطیب اور پُراثر مبلغ اسلام تھے آپ اپنے گہرے دینی علم، زورِ خطابت اور سحر بیان کی وجہ سے بجا طور پر خطیب پاکستان کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ اسلام، اتحاد المسلمین اور تبلیغِ تعلیماتِ قرآنی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

آج ہم مرحوم مولانا کی شدت سے کمی محسوس کرتے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ مولانا اوکاڑوی اکادمی، حضرت مولانا شفیع اوکاڑوی کی خدمات اور اُن کی تبلیغی تقاریر دنیا بھر میں پھیلاتی رہے گی۔

آخر میں، میں مولانا اوکاڑوی کی نویں برسی کے موقع پر انہیں دِلی خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو مولانا مرحوم کی طرح خدمتِ پاکستان اور خدمتِ دین کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمود اے ہارون

محمود اے ہارون

CHAUDHRY SHUJAT HUSSAIN
Minister

GOVERNMENT OF PAKISTAN
Ministry of Interior

۱۰ دسمبر ۱۹۹۲

مکرمی حامد ربانی صاحب

السلام علیکم ۔ آپ کا خط سوونیئر کیلئے پیغام کے سلسلے میں موصول ہُوا ۔ یاد آوری کیلئے مشکور ہوں ۔

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کو کون نہیں جانتا ۔ ان کی شخصیت کے بارے میں میرا پیغام ان کی اپنی فکر، سوچ اور تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ مؤثر انداز میں پھیلانے کیلئے ہے ۔ ان کیلئے بہترین صدقۂ جاریہ میرے نزدیک فرقہ واریت، عصبیت اور تفرقہ سے پاک ایک امّت، ایک قوم کی حیثیت سے ملکی استحکام کیلئے جدوجہد اور کوشش کرنا ہے ۔ حضرت مولانا سچے عاشقِ رسولؐ تھے اور آپ حضرات کا اجتماعی فرض ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور عملی زندگی کو جو تمام زمانوں کیلئے مشعلِ راہ ہے اپنانے اور ان احکامات کے تابع بنانے کی سعی کریں اور اپنے آپ کو ان عظیم تعلیمات کی تبلیغ و تشہیر کیلئے وقف کردیں ۔

عالمِ اسلام اس وقت جس کڑی آزمائش میں ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم سب امّت کے اتحاد اور یکجہتی کیلئے شب و روز کوشاں ہو جائیں اسی میں ہماری سلامتی اور عافیت ہے ۔

میں حضرت مولانا کیلئے دعاگو ہوں اور آپ جملہ احباب و متعلقین کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدست دعا ہوں کہ آپ امّت کیلئے، اسلامی مملکت پاکستان کیلئے اور قوم کیلئے خیر کا ذریعہ بنیں اور صحیح رہنمائی کریں ۔

والسلام

[signature]

(چودھری شجاعت حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF DEFENCE
RAWALPINDI

SYED GHOUS ALI SHAH
Minister for Defence

پیغام

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی شخصیت
دنیائے اسلام کے لیے کسی تعارف کی محتاج نہیں ،
وہ تمام عمر دین کی اشاعت و ترویج کے سلسلے میں
کوشاں رہے - یہ انہی کی دینی و علمی قابلیت تھی کہ
نہ صرف کئی غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے بلکہ بھٹکے
ہوئے مسلمانوں کو بھی راہ دکھائی -

بلا شبہ ان کے کارہائے نمایاں کو اجاگر کرنے کے
لیے مولانا اوکاڑوی اکاڈمی بڑی گراں قدر خدمات سرانجام
دے رہی ہے - میری دعا ہے کہ یہ ادارہ دن دگنی رات چوگنی
ترقی کرے - آمین -

سید غوث علی شاہ

(سید غوث علی شاہ)

فن خطابت

شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی مدظلہ العالی
شیخ الجامعہ دار العلوم اشرف المدارس اوکاڑا

دنیا کے قدیم ترین فنون میں سے خطابت ایک ایسا فن ہے جو کسی انسان کی غیر معمولی قوت بیان کو ظاہر کرتا ہے۔ جس سے وہ سامعین کے ذہن و دماغ پر اثر انداز ہو کر ان کو اپنا انداز فکر اور نظریہ اپنانے یا بدلنے پر آمادہ کر دیتا ہے بلکہ بعض اوقات تو خطیب محض اپنی سحر بیانی اور الفاظ کی سجع بندی سے کچھ کا کچھ کر دکھاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے نامور خطباء اپنے اسی فن سے بزدل کو دلیر، بخیل کو سخی، ناقص کو کامل، گم نام کو نام ور اور مشکل کو آسان کر دیتے تھے اور اسی سے کینہ دیرینہ دلوں سے دور کر کے بیگانے کو اپنا بنا لیتے تھے۔ چناں چہ دور حاضر کے اقلیم سخن کے مالک اور میدان فصاحت و بلاغت کے شہ سواروں میں مجدد مسلک اہل سنت غازی ملت، خطیب اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام آسمان خطابت پر آج بھی درخشندہ ستارہ ہے۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق

خطیب الاسلام مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ محض ایک خطیب ہی نہیں تھے بلکہ وہ ہمہ صفت موصوف تھے وہ سیاسی بصیرت بھی رکھتے تھے اور اپنے دور میں خطابت میں بھی لاثانی تھے۔ تحقیق مسائل کا ذوق ان کی فطرت میں تھا۔ وہ نہ صرف اکابر بلکہ اصاغر سے بھی مسائل پر گفتگو کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ ذوق مطالعہ نے ان کی تقاریر میں سلاست وروانی کے ساتھ دلائل و براہین کی گہرائی بھی پیدا کر دی تھی بلاشبہ خطیب پاکستان نے ملک و بیرون ملک میں اپنی تقاریر سے عشق مصطفوی کی شمع کو فروزاں کیا۔ ساری عمر محبوب و مطلوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے گن گائے۔ حضرت موصوف اپنے تقریری موضوع پر بطور درس پہلے قرآن حکیم کی آیات اس کے بعد احادیث مبارکہ اور اقوال سلف بیان کرتے تھے۔

کچھ واعظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دوران تقریر سامعین سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ کہو "سبحان اللہ" لیکن نقیب و مجدد مسلک رضا مبلغ اسلام مولانا محمد شفیع صاحب جب اپنے مخصوص انداز میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حقانیت اسلام کو بیان فرماتے تو سامعین کی زبان سے بے اختیار "سبحان اللہ" کے پاکیزہ الفاظ نکلتے۔

آج اگرچہ خطیب اہل سنت ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ، لب و لہجہ، پرسوز طرز بیان

من وعن کیسٹوں کی شکل میں موجود ہیں اور اہل ذوق حضرات کے بمصداق۔

چونکہ گل رفت و گلستاں شد خراب
بوئے گل را از کہ بوئیم از گلاب

لوگ ان کی تقاریر اور خطابات سے قلب و سمع کو منور اور محظوظ کرنے کے لئے ان کی کیسٹیں حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ سامع کو متکلم کا کلام سننے کے علاوہ رؤیت بصری بھی حاصل ہو تو جس طرح اس کو سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے صرف سماعت سے اس طرح لطف اندوز نہیں ہو سکتا مگر مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اور بقول حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کس دولت از گفتار خیزد

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو گفتار ہی میں لذت آئی تو دیدار کا مطالبہ کر دیا حضرت خطیب پاکستان مرحوم کی کیسٹوں سے نہ صرف وقتی اور عارضی طور ہی پر لذت سماع حاصل ہوتی ہے بلکہ اگر کوئی شخص ان کے بیانات کو غور و فکر سے سنے تو صحیح العقیدہ اور پاکیزہ خیالات رکھنے والا شخص اپنے مذہب و مسلک پر پختہ ہو جاتا ہے اور غیر متعصب اور حسد و بغض سے صاف سینہ رکھنے والا شخص اپنے خیالات باطلہ سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ بن جاتا ہے۔ کثرت ممارست اور محنت و جاں فشانی کی وجہ سے حضرت موصوف نے اپنے مشائخ کی دعا و برکت اور اپنے اساتذہ سے دینی تعلیم کا صحیح استفادہ اور علمائے حق اہل سنت کی تعظیم و تکریم کی بدولت بفضلہ تعالیٰ اس مقام رفیع تک عروج و سربلندی حاصل کی کہ پاکستان، کشمیر، امارات متحدہ، اور شرق اوسط افریقا وغیرہ میں آپ کے خطابات اور دینی روحانی، نورانی بیانات کا ایسا چرچا ہوا کہ حیات ظاہری میں ہی اندرون و بیرون ملک سے ان کو اس قدر دعوت نامے موصول ہونے شروع ہو گئے کہ ان تمام کی تمنا برآری ان کے لئے مشکل ہو جاتی۔ اسی طرح ان کے وصال فرمانے کے بعد برصغیر پاک و ہند کے مسلمان اہل ذوق و محبت ان کی کیسٹیں منگوا کر اپنی تسکین قلبی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

عزیز مکرم حامد ربانی سلمہ ہی کو صحیح طور پر معلوم ہے کہ دنیا کے کس کس خطے سے حضرت خطیب پاکستان کے ان تبرکات اور یادگاروں کے حصول کے لئے کہاں کہاں سے آرڈر آتے ہیں۔ یہ فقیر گزشتہ سال جب حرمین شریفین کی حاضری کے لئے سعودی عرب گیا تو واپسی پر جدہ میں بعض عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کے لئے ایک دو رات وہاں ٹھہرا تو وہاں ایک ایسے مقام پر حاضری ہوئی جہاں ہفتہ وار نعت خوانی اور محفل میلاد منعقد ہوتی ہے اور اہل محبت حضرات اس میں شمولیت فرما کر اپنی روحانی غذا حاصل کرتے ہیں۔ سلام اور دعا کے بعد میں نے دیکھا کہ وہاں پر بہت سے مشہور علماء اور خطباء کی کیسٹیں رکھی ہوئی ہیں اور حضرت مولانا اوکاڑوی رفع اللہ درجتہ کی کیسٹیں اس قدر زیادہ تھیں کہ ایک طرف زمین سے لے کر مکان کی چھت کے قریب تک پہنچی ہوئی تھیں اور صاحب خانہ نے بتلایا کہ یہاں پر ان کی اس قدر مانگ ہے کہ میں کثیر تعداد میں منگواتا رہتا ہوں اس کے باوجود پھر بھی مانگ بڑھتی جاتی ہے۔

سامعین و حاضرین کرام اتنی شہرت اور مقبولیت کے باوجود حضرت مولانا اوکاڑوی علیہ الرحمہ نہایت متواضع اور منکسر المزاج تھے کہ عمر بھر جلسوں اور علمی مجالس میں اکابر علماء سے ملاقات کے وقت جب بھی موقع ملتا تو اپنے لمحات فرصت کو بالکل ضائع نہ فرماتے اور حسب الوقت جن دقیق مسائل کی ضرورت پڑتی ان سے استفادہ میں کوئی عار محسوس نہ فرماتے بلکہ اپنے ہم عصر نوجوان علماء سے بھی مصاحبت ہوتی تو اکثر علمی مذاکرے ہی جاری رہتے اور یہی ان کی ترقی اور کامرانی کا بہت بڑا راز تھا علاوہ ازیں شب بیداری ان کی ہمیشہ کی عادت تھی رات کو جب جلسوں سے فارغ ہو کر آتے تو رات کا باقی حصہ اکثر مطالعہ اور تحریر میں مشغول رہتے اور پھر صبح نماز پڑھ کر آرام فرماتے۔ سامعین نے بارہا دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات ایک ایک رات میں جناب موصوف کی دو دو، تین تین تقریریں ہوتیں اور اکثر آپ کی تقریر آخر میں ہوتی۔ گرمی ہو یا سردی لوگ نہایت ذوق و شوق سے جم کر بیٹھے رہتے اور جوں ہی آپ مجمع میں تشریف لاتے تو لوگ خوشی میں جوش و خروش سے نعرہ ہائے تکبیر و رسالت اور خطیب پاکستان زندہ باد کہہ کر اپنے قلبی اشتیاق اور عقیدت کا اظہار کرتے اور بیان کے آخر تک نہایت توجہ سے تقریر سنتے رہتے اور دوران بیان بھی اسی طرح نعروں سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہتے۔ یہ فقیر چند سال بیماری اور زیادہ گرمی برداشت نہ کر سکنے کی طبعی کمزوری کی وجہ سے شدت گرما میں مری نتھیا گلی وغیرہ چلا جاتا تھا ایک سال فقیر مری سے پہلے ایک اسٹاپ پر ہٹل رہا تھا اور خوش گوار موسم سے متلذذ ہو رہا تھا کہ اچانک مولانا اوکاڑوی صاحب تشریف لے آئے ان کے ساتھ ان کے ایک مخلص عقیدت مند صوفی محمد عرب صاحب تھے جو ابو ظہبی میں ہوٹل کا کام کرتے ہیں جب مولانا موصوف کی مجھ پر نظر پڑی تو انہوں نے میرے قریب آکر گاڑی فوراً رکوالی اور مجھے ساتھ چلنے کے لئے مجبور کیا مری سے آگے ایک اور گلی تھی جس کا مجھے اب نام یاد نہیں وہاں ایک پہاڑی پر بہت بڑے جلسے کا اہتمام تھا مری کے علاقے میں اپنے موسم میں برسات بکثرت ہوتی رہتی ہے جلسہ دن کو تھا اور جلسہ شروع ہونے میں پہلے سیاہ بادل اس قدر امنڈ کر آئے کہ بہت سے لوگ مایوس ہو گئے کہ اب مولانا کا بیان سننا مشکل نظر آتا ہے۔ اس علاقے کے لوگ کثرت بارش کی وجہ سے اکثر چھتریاں ساتھ رکھتے ہیں مولانا نے انہی حالات میں اللہ کا نام لے کر تقریر شروع فرمائی اور خطبہ پڑھنے کے بعد لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اطمینان سے بیٹھے رہو حسب توفیق خداوند جب تک میں ذکر حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کرتا رہوں گا انشاء اللہ بارش ہرگز نہیں ہوگی چناں چہ مولانا موصوف نے نہایت محبت اور جوش و خروش سے حسب معمول دو اڑھائی گھنٹے خطاب فرمایا اور بارش رکی رہی اور تقریر ختم ہوتے ہی موسلا دھار بارش ہوئی۔ مولانا کی زندگی میں ایسے واقعات کئی دفعہ ہوتے رہتے تھے کراچی میں بعض اوقات جب دوران تقریر بارش شروع ہو جاتی تو مولانا اپنے اس مشہور مقولے کو دہراتے کہ "کچے ہو کہ پکے، جو پکا ہے وہ بیٹھا رہے اور جو کچا ہے وہ اٹھ کر چلا جائے" ایک دفعہ شہادت کے جلسے میں بارش ہونے لگی تو فرمایا کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تو تیروں کی بارش میں بھی ثابت قدم رہے اور تم پانی کی اس معمولی بارش سے بھی گھبراتے ہو۔ ملتان شریف میں مدرسہ انوار العلوم کے سالانہ جلسے میں خطیب پاکستان کی آخری تقریر کے موقع پر سخت آندھی شروع ہو گئی اور اس کے بعد شدید بارش بھی شروع ہو گئی امام اہل سنت حضرت علامہ کاظمی قدس سرہ کو سالانہ جلسے میں اس

آندھی اور بارش کی وجہ سے بظاہر بہت پریشانی ہوئی مگر مولانا اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمہ نے جوں ہی خطاب شروع فرمایا اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے تیز ہوا اور بارش کو فوراً روک لیا اور موصوف نے نہایت اطمینان کے ساتھ خطاب فرمایا۔

حضرت علامہ اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کو جس طرح حق سبحانہ تعالیٰ نے تقریر و تحریر میں ایسی مہارت ہتامہ عطا فرمائی کہ عرب و عجم میں ان کا شہرہ ہے اسی طرح مولیٰ کریم نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کو ایسے تین جانشین صاحب زادے عطا فرمائے کہ تینوں ہی اپنی اپنی جگہ اپنے والد محترم کے اسم گرامی کو ایسے زندہ رکھے ہوئے ہیں کہ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

بڑے صاحب زادے عالمی مبلغ اسلام بانی مولانا اوکاڑوی اکامی العالمی علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی خطاب میں حضرت خطیب پاکستان مرحوم کا پورا پورا نقشہ ہیں اس کے علاوہ تحریر و صحافت میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں نہایت مفید اور مدلل کتابیں طبع کروا کر اندرون اور بیرون ملک مسلک اہل سنت کی عمدہ پیرائے میں اشاعت فرمارہے ہیں ان کی فاضلانہ اور محققانہ تقریروں اور تحریروں کا بیرون ملک بالخصوص افریقی ممالک میں نہایت چرچا ہے بقدر کفایت اردو کے سوا انگریزی میں بھی نہایت مقبول اور عام فہم خطاب فرماسکتے ہیں۔

منجھلے صاحب زادے عزیز گرامی ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی نہایت ہی شریف اور متواضع، متین اور سنجیدہ ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ماحول کے بے شمار موانع کے نماز روزہ کے پابند ہیں ڈاکٹری کی اعلیٰ سند حاصل کرنے کے لئے آج کل بلجیم میں قیام پذیر ہیں۔

تیسرے اور چھوٹے صاحب زادے عزیز گرامی حامد ربانی اوکاڑوی عمر میں اگرچہ چھوٹے ہیں مگر حضرت مولانا مرحوم کے خطیبانہ مشن کو زندہ رکھنے میں ان کا سب سے زیادہ ہاتھ ہے نہایت حلیم الطبع اور شریف المزاج ہیں اپنے اور بیگانے سب بزرگوں کا نہایت احترام کرتے ہیں اور مولانا کے تقریری مشن کو زندہ رکھنے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں چناں چہ اس سووینئر کی اشاعت میں بھی زیادہ تر انہی کی کوشش شامل ہے اللہ تعالیٰ سب کو خیر و برکت عطا فرمائے اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے

اے خدا توفیق دہ نورانی را — نیز سبحانی وہم ربانی را
برطریق پدر خود سالک شوند — نام نیک پدررا روشن کنند

یہ چند کلمات بے ربط و ضبط حضرت علامہ مولانا مفتی بشیر احمد اشرفی اور جناب صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ صاحب سے املاء کرائے گئے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنتہ الفردوس میں اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور جملہ اہل اسلام کو ان کی تقریروں اور تحریروں کو سننے اور دیکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صاحب زادگان اور وابستگان کو ان کے خالص دینی مشن پر گامزن رہنے اور اس کی نشر و اشاعت کی زیادہ سے زیادہ ہمت و قوت عطا فرمائے۔ آمین۔ بحرمتہ سید المرسلین، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واتباعہ اجمعین

خطیب پاکستان

حضرت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی
رکن قومی اسمبلی پاکستان

ہم نے بہت سے بزدلوں کا نام شجاعت علی، بہت سے بخیلوں کا نام سخاوت حسین، بہت سے جاہلوں کا نام محمد فاضل سنا اور پڑھا ہے۔ ناموں کی طرح القاب و آداب بھی ہم اتنی فیاضی سے استعمال کرنے کے عادی ہیں کہ ہر صاحب اقتدار کو غریب نواز اور بندہ پرور کہنا ہماری عادت میں شامل ہے۔ لیکن بعض شخصیات کے ساتھ کچھ القاب اس طرح سج جاتے ہیں کہ گویا وضع ہی ان کے لئے ہوئے ہیں۔ سیاست میں اس کی مثالیں قائداعظم اور قائد ملت کے علاوہ مادر ملت کی ہیں۔ کوئی نام نہ جانے، محض القاب و آداب سے شناخت ہو جاتی ہے، ادب میں اس کی مثالیں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال اور ان سے پہلے خدائے سخن میر تقی میر کی ہیں۔ اس بحث میں مجھے مدعا عنقا ہو رہے گا کہنا یہ تھا کہ آج ہر کس و ناکس میدان خطابت میں آتے ہی "خطیب پاکستان" بن جاتا ہے لیکن دنیا جانتی ہے کہ یہ لقب کس کے نام کے ساتھ جچتا تھا، سجتا تھا بلکہ کس شخص کے حوالے سے اس لقب کو عوام میں پزیرائی ملی۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی آج بھی ہمارے ذہنوں میں، ہماری یادوں میں بلکہ ہمارے سینوں میں زندہ ہیں۔ وقت کی گرد میں کتنے چہرے دھندلا جاتے ہیں، کتنے ورق بکھر جاتے ہیں، اور کتنے لوگ عدم و فنا کے راستوں میں منزلیں ڈھونڈنے چلے جاتے ہیں، لیکن بہت سے نام اور بہت سے چہرے ایسے بھی ہوتے ہیں جو پرانے نہیں ہوتے، بوسیدہ نہیں ہوتے، تازہ رہتے ہیں، اگر گرد جمتی ہے تو ان کے چہروں پر نہیں، لوگوں کی یادوں پر جمتی ہے، لیکن زندہ قومیں ذہنوں کو اجلا اور صاف رکھتی ہیں، ماضی کی روشنی میں مستقبل کا تعین کرتی ہیں۔

حضرت علامہ اوکاڑوی کا روشن اور اجلا چہرہ۔ خوش گوار اور تازہ آواز آج بھی ہمارے لئے خلد نظارہ اور فردوس گوش ہے ان سے محبت کرنے والے آج بھی ان کی سانسوں کی مہک اور ان کے قرب کی آنچ محسوس کرتے ہیں۔ ان سے نسبت، افتخار اور ان سے تعلق، اعتبار کی علامت ہے۔ کاش ہم اس کی حفاظت کر پائیں۔

----- ooo -----

مولانا اوکاڑویؒ

علامہ السید محمد رضی التقوی الرضوی
سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل و مجلس شوریٰ

خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑویؒ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ میرا اور جناب ممدوح کا ساتھ اسلامی تحریکوں میں بڑی حد تک رہا ہے اور ہم دونوں نے کرفیو کی راتوں میں، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے جلسوں کو چھوڑ کر، کراچی کے طول و عرض میں وقت صرف کیا ہے اور مجلس شوریٰ میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہیں۔

علامہ اوکاڑویؒ بے حد بااخلاق اور علمی وسعت نظر کے حامل تھے، وہ مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف بھی تھے اور شعلہ نوا مقرر بھی۔ ان کی تقریروں میں وہ سحر تھا کہ حاضرین گھنٹوں ان میں محو رہا کرتے تھے۔ ان کی اسلامی عظیم اور مقبول خدمات کا ایک یہ بھی اثر ہے کہ وہ اپنے بعد اپنے صاحب زادے کو اپنا صحیح جانشین چھوڑ گئے ہیں۔

اللہ عزوجل ان کی روح مبارک کو جنت کے بلند ترین مقام پر جگہ عطا فرمائے اور جوار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں قرار کا شرف عنایت کرے۔

----- ooo-----

عندلیب خوش نوا

حضرت صاحب زادہ ابوالخیر محمد زبیر
پرنسپل - رکن الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدرآباد

نامہ گرامی ماجرہ نواز ہوا- خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اظہار خیال کی فقیر کو دعوت دے کر آپ نے پرانی یادوں کو چھیڑ دیا جس نے قلب کو مضطرب و بے قرار، محزون و اشک بار کر دیا، اور ایک میں ہی نہیں اس عندلیب خوش نوا کی جدائیگی پر سارا گلشن اہلسنت اداس ہے اور گلستان خطابت سونا سونا ہے - مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقائد حقہ کی اشاعت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے سلسلہ میں تحریر و تقریر کے ذریعہ خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کبھی نہیں بھلائی جا سکتیں اور ان کی تصنیفات اور ان کی تقاریر کی آڈیو وڈیو کیسٹوں کے ذریعے ان کا یہ فیض آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا-

اس فقیر کے خیال میں اللہ تعالیٰ نے خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو جو عروج و ارتقاء عطا فرمایا تھا وہ محل تعجب نہیں، کیوں کہ ان کی علمیت، ان کا دل نشین انداز تحریر و تقریر، پرسوز آواز، طریقہ استدلال، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں سے مہکتا ہوا ان کا کلام یہ سب اسی عروج و ارتقاء کے متقاضی تھے لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ ایک " مولوی عالم " جو شہرت کی ان بلندیوں کو چھو رہا ہو، جس کی خطابت کے سارے جہاں میں ڈنکے بج رہے ہوں جو میدان تحریر و تقریر کا بے تاج بادشاہ ہو، وہ اپنے بڑوں کا کس قدر ادب گزار بالخصوص علماء اور مشائخ کے سامنے کس قدر متواضع اور سراپا انکسار تھا- دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اپنے دورہ حیدرآباد کے موقع پر جب بھی پاک و ہند کے مشہور روحانی بزرگ حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے ان کے دولت کدہ پر آتے تو ان کے گھٹنوں کو ادب سے ہاتھ لگا کر ان کی دست بوسی کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہم سنیوں کے لئے لائق فخر ہے اور میرے لئے بالخصوص اس لئے لائق احترام ہے کہ میرا پیرخانہ شرق پور شریف اور حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ الور شریف دونوں نہریں " مکان شریف " کے حضرت سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دریائے معرفت سے جاری ہوئی ہیں اور ان دونوں آستانوں کے ذریعے پاک و ہند میں بے شمار بندگان خدا کو رشد و ہدایت نصیب ہوئی اور سلسلہ نقش بندیہ کو خوب فروغ حاصل ہوا، اسی نسبت اور تعلق کے باعث آپ اس فقیر کا بے حد خیال رکھتے تھے چناں چہ مجھے حضرت خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی وہ آخری ملاقات یاد آ رہی ہے جو جام شورو کالونی میں ایک جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ہوئی تھی- جلسہ سے قبل ریسٹ ہاؤس میں کھانے کی میز پر میں نے حیدرآباد میں مسلک کے ایک کام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خطیب اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت آمیز

شکوہ کیا کہ آپ نے وزارت اوقاف میں ایک اہم منصب پر فائز ہوتے ہوئے اور جنرل محمد ضیاء الحق کی قائم کردہ مجلس شوریٰ کے رکن ہونے کے باوجود اس کام کی طرف کوئی توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ صاحب زادہ صاحب! اس میں سارا قصور آپ کا ہے اگر آپ کوئی مجاہدانہ قدم اٹھاتے تو یہ مسئلہ کب کا حل ہو چکا ہوتا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک نہیں نہ معلوم ہم کتنے مجاہدانہ قدم اب تک اٹھا چکے ہیں لیکن ایک سرکردہ شخص کے ایک ٹیلیفون نے ہمارے حقوق کا خون کر دیا ہے اور ہمارے سارے مجاہدانہ اقدامات یکسر بے فائدہ اور ضائع ہو گئے۔ الغرض اس نرم گرم گفتگو کے بعد ہم سب جلسہ گاہ میں چلے گئے اور وہاں اپنے خطاب کے دوران حضرت خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کریمانہ عادت کے مطابق اس فقیر کا انہی الفاظ اور القابات سے ذکر کیا جیسا کہ اس سے قبل وہ اکثر ذرہ نوازی اور حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے اور جلسہ کے اختتام پر جب یہ فقیر ان سے رخصت ہو کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت خطیب اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ خود میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ صاحب زادہ صاحب! یہ عہدے اور یہ سیاست تو یہیں رہ جائے گی ہمارا آپ کا مکان شریف کی نسبت سے بڑا گہرا تعلق ہے جو قیامت تک جاری رہے گا اور وہاں بھی کام آئے گا اور اسی نسبت اور تعلق کی بناء پر میرے دل میں آپ کا بڑا ادب اور احترام ہے لہذا میری کسی بات سے اگر آپ کو تکلیف پہنچی ہو تو میں اس پر معذرت خواہ ہوں میں نے عرض کیا حضور! آپ نے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی البتہ حقوق اہل سنت کی مسلسل پامالی پر میرا دل بہت دکھا ہوا تھا نہ معلوم اس دکھے ہوئے دل کی صدا میں کتنے نازیبا اور ناموزوں کلمات نکل گئے ہوں گے لہذا مجھے آپ سے معذرت کرنی چاہئیے اور مجھے امید ہے کہ آپ میری بے ادبی کو معاف فرمائیں گے۔

بہر حال اس واقعہ سے عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اتنی تحمل و بردباری، اتنی تواضع اور انکساری، اولیاء اللہ کی نسبت اور تعلق کا ادب اور اس قدر رواداری، اپنی انا کو مٹا کر اتنی عاجزی اور فروتنی یہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ حضرت خطیب اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک عالم، مناظر اور خطیب ہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں ایک عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے محب اولیاء، محبوب فقراء، غواص بحر فنا، عابد و عارف بزرگ تھے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں ان کو عظیم مراتب نصیب فرمائے اور آج کل کے بعض خشک اور متکبر مولویوں کو ان جیسا ادب اور ان جیسی عاجزی اور انکساری کی دولت عطا فرما کر خطیب پاکستان کی طرح ان کو بھی محبوب خلائق بنائے۔ آمین۔

----- ooo -----

صاحب بصیرت و فراست

علامہ سید عباس حیدر عابدی
رکن اسلامی نظریاتی کونسل، مرکزی زکوۃ کونسل

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف عالم ذی مرتبت اور فاضل جلیل شخصیت تھے بلکہ وہ ایک دانش ور اور صاحب بصیرت و فراست شخصیت بھی تھے۔

ان کے فیوضات روحانی سے نہ صرف ان کی زندگی بلکہ ان کی وفات حسرت آیات کے بعد بھی ان کے معتقدین فیض پا رہے ہیں۔

اپنی زندگی میں ان کی محرم کی مجالس اور خلافت معاویہ ویزید کے جواب میں ان کی کتاب (امام پاک اور یزید پلید) شہید کربلا، رسولؑ و آل رسولؑ سے ان کی دلی محبت کی دلیل ہے۔ ان کی زندگی، ان کی خطابت اور ان کا روزمرہ ملت مسلمہ کے فرقوں میں اتحاد کا مرکز و مظہر رہی ہے۔

ان کی یہی نیکیاں تھیں کہ اللہ عزوجل نے ان کو مولانا کوکب نورانی جیسا فرزند عطا کیا کہ جو نہ صرف خود عالم اور اپنے پدر گرامی کے اسوۂ پر عمل پیرا ہے بلکہ اپنے مرحوم والد کے نام کو روشن اور زندہ رکھے ہوئے ہے۔

میری ملاقاتیں زندگی میں ان سے چند بار ہی رہیں۔ لیکن ہر ملاقات میں ان کے اخلاق اور علم سے میں ان کے دام محبت کا اسیر ہوتا چلا گیا۔

میری دعا ہے کہ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو عالی فرمائے۔ آمین

----- ooo -----

حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ

مولانا ابرار احمد صدیقی رحمانی
ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی

تاریخ علم و فضل میں بہت سی شخصیات کے نام آتے ہیں کہ جن کے علم و فضل کا زمانہ آج تک معترف ہے اور جب ان مقتدر اور مقدس ہستیوں کے نام زبان پر آتے ہیں تو دل فرط عقیدت سے جھک جاتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں مذہب کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو ایسے ایسے باکمال صاحب علم و فضل پیدا ہوئے کہ جن کے کارناموں پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ ہند و پاکستان میں جہاں صوفیائے کرام نے اپنی روحانیت سے لوگوں کے قلوب کو جلا بخشی وہیں علمائے حق نے علم کی شمع کو فروزاں کیا۔ تاریخ ایسے صاحبان کمال کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان ہی ناموں میں ایک معتبر اور معزز نام خطیب پاکستان مبلغ اسلام حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جن کی دل کش اور سحر انگیز آواز نے سوئی ہوئی قوم کو بیدار کیا۔ علامہ اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر مجھ جیسا کم علم و فہم انسان کیا عرض کر سکتا ہے البتہ چند جملے بطور نذرانہ عقیدت سپرد قلم کر رہا ہوں تاکہ حضرت علامہ کی عظیم المرتبت شخصیت سے جو ناداں ابھی تک ناآشنا ہیں واقف ہو جائیں۔

۱۹۵۶ء کا زمانہ تھا میرا طالب علمی کا دور تھا کہ ایک روز ہمارے محلہ کی جامع مسجد عثمانی میں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ مجھے بچپن سے ایسی محافل میں شرکت کا شوق تھا اس لئے میں بھی چلا گیا اور جب حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی تقریر سنی تو ایک عجیب سی کیفیت محسوس کی۔ اس سے قبل میں نے ایسی مسحور کن تقریر نہیں سنی تھی کیا دل کش دل سوز اور مترنم انداز بیان تھا کہ سننے والے دم بخود ہو گئے۔ اسی دن سے میں حضرت علامہ کا معتقد ہو گیا اور پھر شہر کراچی میں جہاں بھی علامہ کا جلسہ ہوتا میں ضرور جاتا۔ اور حضرت کے مخصوص طرز بیان سے محظوظ ہوتا۔ میری والدہ ماجدہ اکثر مجھے منع کرتیں کہ روزانہ جلسوں میں نہ جایا کرو کیوں کہ تمہارا میٹرک کا سال ہے اگر پڑھائی پر دھیان نہ دیا تو فیل ہو جاؤ گے۔ لیکن حضرت علامہ کی تقریر کا جو نشہ مجھ پر طاری ہوا تھا وہ آسانی سے اترنے والا نہیں تھا اگرچہ کراچی میں ان کے علاوہ بھی علمائے کرام تھے لیکن جو منفرد طرز بیان مولانا کا تھا وہ کسی اور کا نہیں تھا۔ میں باقاعدگی سے جلسوں میں شرکت کرتا رہا۔ حضرت مولانا نے میرے ذوق اور انہماک کو دیکھتے ہوئے ایک روز جلسہ عام میں فرمایا۔

"اگر ابرار میاں تھوڑا سا علم دین پڑھ لیں تو بہت اچھے خطیب ہو سکتے ہیں میری نگاہیں ان میں چھپے ہوئے جوہر دیکھ رہی ہیں۔"

درحقیقت میدان خطابت میں میرا قدم رکھنا ان کی شفقتوں کا نتیجہ ہے پھر مولانا اوکاڑویؒ نے مجھے درس دینا شروع کیا

ان کی توجہ اور محنت کا یہ ثمر ملا کہ آج بندہ ناچیز بھی ایک خطیب اور مقرر کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

"دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا"

واقعات کی روشنی میں اگر یہ کہا جائے کہ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ میرے استاد محترم تھے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا بلکہ حقیقت حال کا کھل کر میں نے اظہار کر دیا۔ حضرت علامہ نے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ایک طرف جہاں انہوں نے اپنی تقاریر سے لوگوں کے اذہان کو جلا دی تو دوسری طرف غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں عشق رسول ؐ کی شمع روشن کی۔ ہر شخص خواہ عالم ہو یا جاہل ان کے فن خطابت کا دل سے معترف ہے۔ دقیق سے دقیق مسائل کو عام فہم زبان میں بیان کرنا ان ہی کا طرہ امتیاز تھا اگرچہ خود ان کی مادری زبان پنجابی تھی لیکن پنجابی زبان کی چاشنی کے ساتھ جو سلاست اور روانی مولانا کی اردو تقریر میں ہوتی اس کے متعلق بقول شاعر یہی کہا جا سکتا ہے۔

دل قلزم تفکر ہو جائے پانی پانی
تیرے نطق و لب کی جو دیکھ لے روانی

حضرت علامہ صرف میدان خطابت ہی کے شہ سوار نہ تھے بلکہ جب انہوں نے قلم اٹھایا تو کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے تصنیف و تالیف میں بھی وہ مقام حاصل کیا کہ بڑے بڑے صاحب قلم انگشت بدندان رہ گئے۔ آج بھی بے شمار کتابوں کا ذخیرہ ان کے علم و فضل کی گواہی دے رہا ہے۔ مولانا نے جہاں اپنی تقاریر میں ہر موضوع سخن پر سیر حاصل بحث کی وہیں انہوں نے اپنے قلم کے ذریعے علم کے وہ جواہر بکھیرے ہیں کہ اگر طالبان حق ان کو چن کر اپنے دامن میں سمیٹ لیں تو وہی ان کی نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں کیوں کہ حضرت علامہ نے شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اعتراض کا ایسا جواب دیا ہے کہ دنیائے نجدیت و دیوبندیت کو پھر دوبارہ سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت علامہ فقط خطیب اور مصنف ہی نہ تھے بلکہ وہ ایک کامیاب مناظر بھی تھے کہ جن کی للکار سے اغیار سہم جاتے تھے۔ خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی اگرچہ مولانا نے بہت کم عمر پائی لیکن اس کے باوجود اتنا کام مسلک کے لئے کیا جو برسوں پر محیط ہے۔ مولانا نے جہاں مسلک کی ترویج و اشاعت کے لئے شب و روز گزارے وہیں انہوں نے سیاسی پلیٹ فارم سے بھی نمایاں کارنامے انجام دیئے ۱۹۷۰ء میں وہ بذریعہ الیکشن قومی اسمبلی تک پہنچے لیکن انہوں نے اپنے تبلیغی مشن کو نہ چھوڑا دن قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا اور راتیں راولپنڈی اور قرب و جوار میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کرتے نظر آتے۔ یہ ان کی آقائے نامدار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت کی دلیل تھی۔ علامہ اوکاڑوی صاحب ایک انتہائی خلیق ملنسار، ہنس مکھ، بااخلاق اور انسان دوست تھے، وہ جہاں شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شمشیر بے نیام تھے وہیں وہ اپنے ہم عصر علماء مشائخ کرام کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک

مرتبہ کراچی میں آرام باغ کے جلسہ عام میں غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کے پیروں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔ مولانا اگرچہ سلسلہ نقشبندیہ میں شرف بیعت رکھتے تھے لیکن اپنے پیرو مرشد کے علاوہ وہ دوسرے سلاسل کے بزرگوں کا بھی بہت ادب کرتے اور ان سے حد درجہ عقیدت رکھتے۔ میرے پیرو مرشد حضرت خواجہ پیر محمد فاروق رحمانی چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ سے کمال درجہ محبت تھی اکثر آستانہ عالیہ رحمانیہ پر تشریف لے جاتے تو میرے قبلہ عالم بھی حضرت علامہ سے انتہائی محبت و شفقت فرماتے اور جتنی تقریبات میلاد اور عرس کے عنوان پر منعقد ہوتیں ان میں حضرت علامہ مرحوم ہی کا بیان ہوتا اور آج بھی حلقہ رحمانی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ میرے شیخ زادے قبلہ بھائی جان محمد اقبال رحمانی مدظلہ العالی زیب سجادہ آستانہ عالیہ رحمانیہ مولانا کی یاد کو دل میں رکھتے ہوئے ان کے فرزند ارجمند حضرت علامہ حافظ کوکب نورانی دامت برکاتہم العالیہ ہی کو تقریر کے لئے مدعو کرتے ہیں تاکہ علامہ کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے اور جو سلسلہ انہوں نے قائم کیا تھا وہ منقطع نہ ہونے پائے۔

آخر میں بندۂ ناچیز بارگاہ احدیت میں دست بہ دعا ہے کہ مولائے کریم اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقۂ جمیلہ سے حضرت علامہ اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور ان کے فرزند حضرت علامہ کوکب نورانی کو ان کا صحیح جانشین بنائے تاکہ علم و عرفان کا فیضان جاری و ساری رہے۔ (آمین)۔ بقول میر تقی میر

مت سہل ہمیں سمجھو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

------ 000 ------

With Compliments from

Itti Textiles Limited

New Block-2, Hockey Stadium, Liaquat Barracks, KARACHI-4, Pakistan.
Phone : 513944, 511179, 526569 – Telex No. 25983-NML PK.

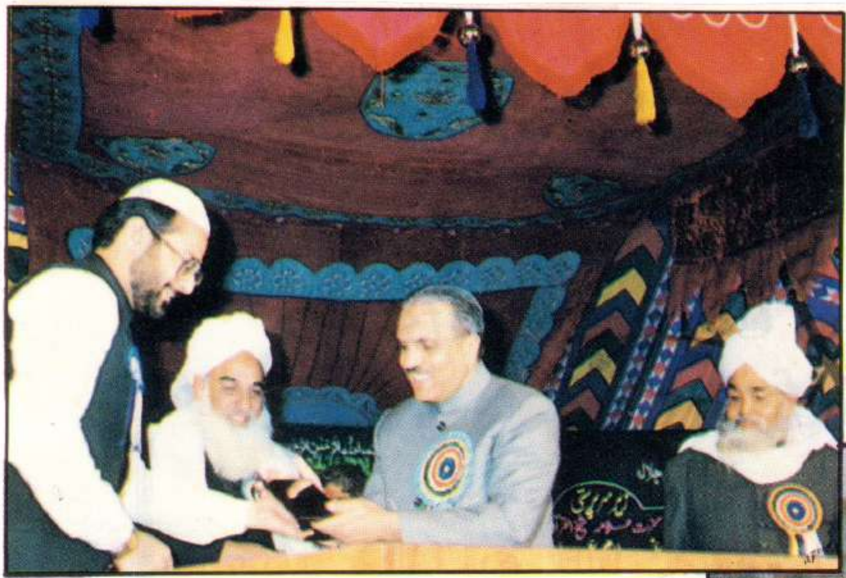

دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑا میں صدر ضیاء الحق مرحوم خطیب پاکستان کے لئے تمغہ امتیاز کا ایوارڈ حامد ربانی اوکاڑوی کو دیتے ہوئے حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی اور حضرت پیر صاحب کرمانوالہ بھی موجود ہیں۔

یب پاکستان کے قائم کردہ دارلعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ میں صدر ضیاء الحق کا
ت مولانا غلام علی اوکاڑوی ، حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ (مرحوم)، حاجی حنیف
طیب اور حامد ربانی اوکاڑوی کے ہمراہ گروپ فوٹو

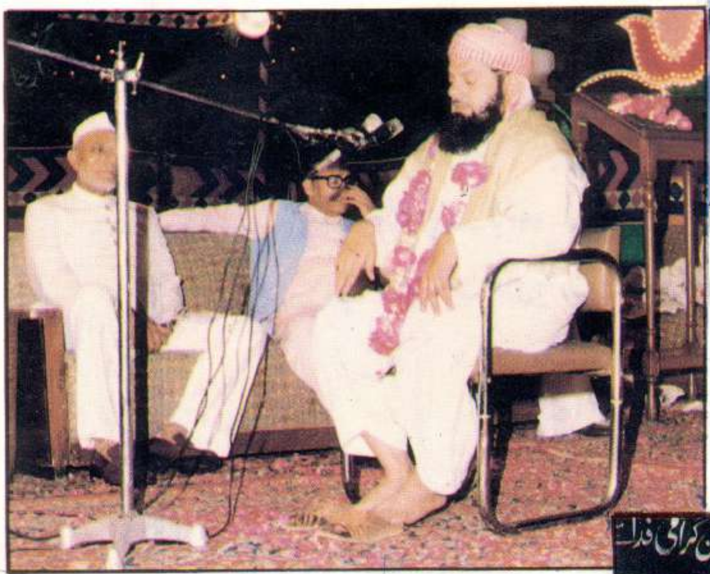

نشتر پارک میں خطیب پاکستان کا آخری خطاب

نشتر پارک میں آخری جلسہ عام میں خطیب پاکستان مہمانان کے ہمراہ

مشفق استاد و رہنما

الحاج محمد صدیق اسمعیل
صدارتی انعام یافتہ نعت خواں

یہ ۱۹۸۴ء کی بات ہے ان دنوں میں سجادہ نشین موہری شریف حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کے ساتھ لندن میں تھا اور پروگراموں کے سلسلے میں بہت مصروف تھا کہ ۲۴/اپریل کو حضرت صاحب نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا اور فرمایا کہ "ایک انتہائی افسوس ناک خبر لندن سے شائع ہونے والے جنگ (اخبار) میں چھپی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت صاحب نے اخبار میرے حوالے کر دیا۔ میں نے جب یہ خبر پڑھی کہ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی انتقال کر گئے ہیں۔" خبر پڑھ کر مجھ پہ سکتہ طاری ہوگیا اور بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور خواجہ صاحب یہ فرمارہے تھے کہ آج ایک عالم کی نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہوئی ہے۔

خطیب پاکستانؒ سے میرے بہت قریبی تعلقات تھے اور میں ان کے ساتھ کئی بار سفر بھی کر چکا تھا۔ مجھے حضرت صاحب کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انتہائی خوش مزاج اور انتہائی رحم دل تھے۔ وہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ ایک محفل میں شرکت کی۔ میں نعت رسول مقبولؐ پڑھ رہا تھا جب میں نعت شریف کے اس شعر پر پہنچا۔

منہ ڈھانپ کہ رکھنا کہ گنہ گار بہت ہوں
میت کو میری دیکھنے وہ آئیں تو عجب کیا

یہ شعر سن کر حضرت پر رقت طاری ہوگئی اور بار بار مجھ سے یہ شعر پڑھواتے رہے اور سن سن کر روتے رہے۔

وہ ہمیشہ نعت خوانوں کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ اور ان کی اصلاح بھی فرماتے تھے۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ خطیب پاکستان نعت خوانوں کے روحانی استاذ تھے۔ میرا رجحان نعت خوانی کی طرف انہی کی وجہ سے ہوا۔ اور بڑی شفقت سے میری تربیت فرمائی۔ میں آج جس مقام پر ہوں وہ انہی کی توجہ اور تربیت ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے نعتیہ کلام کو مولانا جس خوش الحانی سے پڑھتے تھے وہ ان کا اپنا ایک منفرد انداز تھا۔ اور کلام صاحب کلام اعلیٰ حضرت کو ان کے ذریعے بہت شہرت ملی۔

ان کی علمی خدمات پر علماء کرام ہی صحیح معنوں میں روشنی ڈال سکتے ہیں حضرت مولانا کے بارے میں صرف اتنا ہی کہوں

گا کہ وہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دی تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرزند ارجمند مولانا کوکب نورانی، حامد ربانی کو مزید استحکام عطا فرمائے اور جس طرح سے انہوں نے حضرت مولانا کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے خدا تعالیٰ انہیں اجر اور ہمت و قوت عطا فرمائے۔ آمین

سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے علماء کے ایک وفد کی خطیب پاکستان کی قیادت میں ملاقات

سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے ساتھ

ایک تاثر

سید ضمیر جعفری
ممتاز ادیب، اسلام آباد

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اس عہد کی اکابر دینی شخصیتوں میں ایک ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ ان کی خطابت جہاں دلوں کو گرما دیتی تھی وہاں ذہنوں کو روشن بھی کرتی تھی۔ ان کی تحریر حکیمانہ بصیرت کے ساتھ ساتھ ایک ایسی لطیف ادبی چاشنی بھی رکھتی تھی جو دینی لٹریچر میں بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔ مولانا نہ مسائل کی صحت پر آنچ آنے دیتے نہ اظہار کی بلاغت پر۔ لفظ ان کی زبان سے نکلے یا قلم سے، اس میں الجھاؤ نہیں ہوتا تھا۔ ان کا علم وسیع۔ نگاہ واضح اور نقطۂ نگاہ واضح تر تھا۔ مولانا مرحوم نے عمر بھر اپنی غیر معمولی علمی و ذہنی صلاحیتوں کو اشاعت دین اور فروغ اتحاد بین المسلمین کے مقدس مشن کے لئے وقف رکھا۔ ان کی سب سے بڑی دولت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے والہانہ عشق اور حضور کی سیرت پاک کے تذکار سے حادثانہ انتساب تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ مولانا کے قلب کی اسی روشنی نے ان کو لوگوں کے دلوں پر اتنی وسیع اور گہری گرفت عطا کر رکھی تھی۔

میں نے مولانا مرحوم کو ان کے ہزاروں سامعین کی صف میں دور سے بھی دیکھا اور سنا تھا۔ دو ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ٹیلی فون پر بھی بات ہوتی رہی۔ آدمی ان کے علم و فضل سے بھی متاثر ہوتا تھا اور عام انسانی روابط کی سطح پر ان کے اخلاق کریمانہ سے بھی۔ ان کی گفتگو میں شگفتگی کی ایک ایسی ہلکی پھلکی پھوار موجود رہتی تھی کہ ان کی شخصیت کو ہم نے کبھی ان کی عظیم علمی ثقاہت کے بوجھ میں دبتے نہ دیکھا۔ ہم نے ان کو جب دیکھا، انسانوں اور کتابوں میں گھرے دیکھا۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی وفات سے عالم اسلام اپنے ایک بطل جلیل سے محروم ہوگیا۔ مگر جو لوگ ان کی طرح اپنے زمانے کو متاثر کر جاتے ہیں وہ اپنے افکار میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

----- ooo -----

انداز خطاب

خطیب پاکستان کی یادگار جامع مسجد گلزار حبیب کا بیرونی منظر

خطیب پاکستان کی یادگار جامع مسجد گلزار حبیب میں نماز جمعہ کا منظر

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

خطیب پاکستان کی یادگار جامع مسجد گلزار حبیب کا اندرونی منظر

آہ ! **خطیب پاکستان** رحمۃ اللہ علیہ

سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات

تن سے ہو کر دل جدا ، جاتا رہا
موت کے ہاتھوں یہ کیا ، جاتا رہا

سنیوں کا مقتدا ، جاتا رہا
عاشقان مصطفیٰ کا رہنما ، جاتا رہا

آنکھ پرنم ، دل دریدہ ، جگر شق
کیا کہیں کہ آج کیا ، جاتا رہا

دل کی ساری خصلتیں اپنے معانی کھو گئیں
دلنواز و دلنشیں و دلربا ، جاتا رہا

خوش بیانی کیوں کرے نہ آج سے ماتم مدام
خوش بیان و خوش زبان و خوشنوا ، جاتا رہا

سونی سونی محفلیں ہیں اجڑے اجڑے سے خیال
اب تو پیارے لطف ہی تقریر کا ، جاتا رہا

گلشن اسلام کا وہ باغبان نیک خو
ترجمان و نائب احمد رضا ، جاتا رہا

ستم سہہ کر مصطفیٰ کے بے ادب افراد کے
وہ سراپا پیکر صبرورضا ، جاتا رہا

مفتخر تھے جس خطابت پر سبھی اہل جہاں
وہ خطیب و ذاکر کرب و بلا ، جاتا رہا

جس کی تحریریں ہیں عشق مصطفیٰ سے خوبرو
اوڑھ کر عشق نبی کی وہ ردا ، جاتا رہا

سربکف ہر آن تھا آن نبی کے واسطے
آج وہ ہی جانثار مصطفیٰ ، جاتا رہا

اس کی گھٹی میں پڑی الفت تھی اہل بیت کی
جو صحابہ پہ رہا دائم فدا ، جاتا رہا

سیدی احمد سعید کاظمی کے فکر و فن کا جانشیں
شرقپور کے شیر حق کا لاڈلا ، جاتا رہا

بھول سکتے ہی نہیں اہل علم " ذکر جمیل "
محو جس کی ہو نہیں سکتی ہے " شام کربلا "، جاتا رہا

آخری لمحات میں جس نے قضا کی نماز
پی کے وہ جام قضا جاتا رہا

لرزہ براندام جس سے سب کے سب گستاخ تھے
تھا کٹھن جس کا سبھی کو سامنا ، جاتا رہا

یاد میں اس کی سدا روئیں گے سب
چھوڑ کر جو آج ہم کو برملا ، جاتا رہا

اور کیا لکھے دل مہجور اب اس کے سوا
شیر بیشہ اہل سنت کا تھا ، جاتا رہا

------ OOO ------

ریکارڈنگ اینڈ پبلشنگ ڈویژن

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کو منظر عام پر لانے اور ان کے ذریعہ عوام الناس کو اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے مولانا اوکاڑوی اکادمی کے زیر اہتمام ریکارڈنگ اینڈ پبلشنگ ڈویژن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ویسے تو خطیب پاکستان علیہ رحمہ نے اپنی زندگی میں عوام کے بے حد اصرار پر اپنی تقاریر تیار کر کے منظر عام پر لانا شروع کر دی تھیں مگر باضابطہ طور پر ان کی تیاری اور ریکارڈنگ وغیرہ خطیب پاکستان علیہ رحمہ کے وصال کے بعد کی گئی۔

آج بحمداللہ ہمیں چار سو سے زائد موضوعات پر تقاریر مل چکی ہیں اور ان کو تیار کر کے منظر عام پر آہستہ آہستہ لایا جارہا ہے ابھی تک ڈھائی سو موضوعات پر آڈیو کیسٹ اور تیرہ مختلف موضوعات پر نو وڈیو کیسٹ تیار کی جا چکی ہیں اور ملک کے طول و عرض بلکہ بیرون ممالک بھی بھیجی جارہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ خطیب پاکستان علیہ رحمہ کی تقاریر نے لاکھوں کروڑوں لوگوں کے دلوں کو مسحر کیا ان کی بے حد دلکش بلا سوز لب و لہجہ، شیریں بیانی، عام فہم، مناسب، نپے تلے الفاظوں کی ادائیگی اور ان کا اشعار پڑھنے کا لاجواب و لاثانی انداز ان کو دور حاضرہ کے تمام مقررین و خطباء سے ممتاز کرتا ہے۔ ان کے انداز کو اپنا کر لاکھوں خطیب پاکستان کہلا رہے ہیں اور ان کی تقاریر کو سن سن کر آگے بیان کر رہے ہیں یہی نہیں خطیب پاکستان علیہ رحمہ کی تقاریر کے کیسٹوں کی نقلیں تیار کر کے بیچی جا رہی ہیں، محرم الحرام میں ان کی تقاریروں کی لاکھوں کیسٹیں بیچ بیچ کر ہزاروں خاندان اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص کرم ہے کہ بعد از وفات بھی خطیب پاکستان علیہ رحمہ کی ذات سے لاکھوں افراد فیض پا رہے ہیں۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی، کیسٹ ریکارڈنگ اینڈ پبلشنگ ڈویژن نہایت عمدہ مشینوں میں صرف جاپانی کیسٹوں پر ان تقاریر کو منظر عام پر لا رہی ہے۔ آپ حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دینی، تبلیغی مشن کو کامیاب و کامران بنائے۔ اور نیت میں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین

...... اراکین ......

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی ریکارڈنگ اینڈ پبلشنگ ڈویژن

۵۳۔بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی۔ پاکستان

فون نمبر ۴۳۱۳۲۳۔ ۴۳۵۳۴۳

خطیب پاکستانؒ کی چند تیار شدہ تقاریر کی فہرست (آڈیو کیسٹ)

موضوع	مقام	تعداد کیسٹ
تفسیر سورۃ فاتحہ	جنوبی افریقہ	۳
ملک یوم الدین	جنوبی افریقہ	۱
تفسیر سورۃ بقرہ (ابتدائی آیات)	جنوبی افریقہ	۲
تفسیر سورہ یوسفؑ	جنوبی افریقہ	۱۰
تفسیر الم نشرح	جنوبی افریقہ	۲
توحید و رسالت	کراچی	۵
ایمان بالرسولؐ	جنوبی افریقہ	۲
حب رسولؐ	دبئی	۳
تعظیم رسولؐ	جنوبی افریقہ	۳
نبیوں کے نبیؐ	جنوبی افریقہ	۲
کوثر و حبیبؐ	جنوبی افریقہ	۲
سراجاً منیراً	جنوبی افریقہ	۲
رحمت للعالمینؐ	حیدرآباد	۳
نعمت عظمیٰ	حیدرآباد	۳
لقد من اللہ	جنوبی افریقہ	۳
حضورؐ نور ہیں	حیدرآباد	۲
حضورؐ برہان ہیں	حیدرآباد	۲
امت پر شفقت و رحمت	حیدرآباد	۲
سلطنت مصطفیٰؐ	حیدرآباد	۲
برہان ربی	جنوبی افریقہ	۲
نور مصطفیٰؐ	کراچی	۲
نور و بشر	جنوبی افریقہ	۳
عید میلاد النبیؐ	جنوبی افریقہ	۵
میلاد مصطفیٰؐ	کراچی	۲
معراج مصطفیٰؐ	کراچی	۳
حیات النبیؐ	حیدرآباد	۳
عظمت مصطفیٰؐ	کراچی	۲
مقام مصطفیٰؐ	کراچی	۲
ندائے یا رسول اللہؐ	کراچی	۲
بعثت محمدیؐ (ھو الذی ارسل رسولہ)	جنوبی افریقہ	۲
مسئلہ علم غیب	حیدرآباد	۲

موضوع	مقام	تعداد کیسٹ
یوم میثاق	حیدرآباد	۳
حضور اول و آخر ہیں	حیدرآباد	۳
شان مصطفیٰؐ اور اعلیحضرت بریلویؒ	کراچی	۳
شرک و بدعت	حیدرآباد	۲
یوم رضاؒ	کراچی	۱
دو اہم مسئلے	جنوبی افریقہ	۲
دن منانا	جنوبی افریقہ	۱
فلسفۂ ہجرت	جنوبی افریقہ	۲
تقویٰ و وسیلہ	جنوبی افریقہ	۲
منافق کی پہچان	کراچی	۲
مومن کی پہچان	کراچی	۲
تعظیم شعائر اللہ	جنوبی افریقہ	۳
خارجیوں کی پہچان	کراچی	۲
آزمائش انبیاءؑ	جنوبی افریقہ	۵
حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ	کراچی	۲
حضرت آدمؑ و ایوبؑ	جنوبی افریقہ	۲
حضرت یونسؑ	جنوبی افریقہ	۳
حضرت سلیمانؑ	جنوبی افریقہ	۲
خلافت راشدہ و شان صحابہؓ	کراچی	۲
حضرت ابو بکر صدیقؓ	کراچی / افریقہ	۳
حضرت عمر فاروقؓ	کراچی / افریقہ	۳
حضرت عثمان غنیؓ	کراچی / افریقہ	۳
حضرت علیؓ و فاطمہؓ	جنوبی افریقہ	۴
حضرت فاطمہؓ و عائشہؓ	جنوبی افریقہ	۳
حضرت امام حسنؓ	جنوبی افریقہ	۳
شہادت سیدنا امام حسینؓ	جنوبی افریقہ	۴
شہادت امام مسلم بن عقیلؓ	جنوبی افریقہ	۴
شہادت کے بعد کے واقعات	جنوبی افریقہ	۳
شان اہل بیتؓ	جنوبی افریقہ	۲
فضائل شہادت	جنوبی افریقہ	۲

فضیلت رمضان	کراچی	۱
معراج مصطفیٰؐ	لاہور	۲
ذکر معراج وچند اہم مسائل	حیدرآباد	۱
معراج النبیؐ (۱۹۶۳ء)	کراچی	۳
معراج مصطفیٰؐ (۱۹۷۰ء)	کراچی	۳
معراج النبیؐ (۱۹۷۸ء)	کراچی	۳
شب قدر (۱۹۶۹ء)	کراچی	۱
لیلۃ القدر	مدینہ منورہ	۱
لیلۃ المبارکہ	مدینہ منورہ	۱
شب برات	حیدرآباد	۳
مبارک راتیں	کراچی	۲
حضورؐ بے عیب ہیں	ملتان	۲
حضورؐ ذریعہ و وسیلہ ہیں	جنوبی افریقہ	۱
حضورؐ احسان عظیم ہیں	کراچی	۲
افضل البشر و دور حاضرہ	کراچی	۱
شان رحمتؐ	حیدرآباد	۲
محبت رسولؐ	کوٹری	۲
ایمان بالرسولؐ	رائے ونڈ	۳
اطاعت و محبت رسولؐ	پاک پتن	۳
فضائل سینہ مصطفیٰؐ	کراچی	۲
نظام مصطفیٰؐ	حیدرآباد	۱
تعظیم و توقیر مصطفیٰؐ	جہلم	۲
خصائص و شمائل مصطفیٰؐ	کھاریاں	۳
سردار انبیاء و یوم حشر	ملتان	۱
سردار الانبیاء	گجرات	۱
میلاد رسولؐ	حیدرآباد	۱
معجزات رسولؐ	گوجرانوالہ	۲
سراجاً منیرا	لاہور	۱
آفتاب نبوتؐ	کراچی	۱
تعظیم مصطفیٰؐ	لالہ موسیٰ	۲
غلامی رسولؐ	لاہور	۱
محمد رسول اللہؐ	لاہور	۱
برکات مصطفیٰؐ	لاہور	۱
سیرت طیبہ (میلاد شریف)	گجرات	۲
حضورؐ رحمت ہیں	کراچی	۳
شان مصطفیٰؐ	لاہور	۲
مسئلہ حاضر و ناظر، غیب و نور	دبئی	۲

عقائد اہلسنت و رد وہابیہ	جہلم	۲
اتحاد و اتفاق و رد شیعہ	چکوال	۲
مسئلہ ذاتی و عطائی و رد وہابیہ	کراچی	۳
مسئلہ نور و رد باطلہ	کراچی	۱
کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کا ثبوت	جنوبی افریقہ	۲
رد یزیدیت (شہید کربلا کانفرنس)	کراچی	۳
شہادت امام حسینؓ (آخری سال)	کراچی	۴
شہادت امام حسینؓ (۱۹۷۰ء)	کراچی	۴
شہادت امام حسینؓ	کراچی	۱
محافل شہادت (یکم تا ۱۱ محرم)	کراچی	۳۰
محافل شہادت (یکم تا ۱۱ محرم)	جنوبی افریقہ	۳۲
حیات شہداء و فضائل شہادت	جنوبی افریقہ	۲
حضرت موسیٰؑ	ملتان	۱
حضرت موسیٰؑ و بنی اسرائیل	کراچی	۲
عظمت اولیاء و حضرت موسیٰؑ	کراچی	۲
حضرت شعیبؑ	کراچی	۱
حضرت لوطؑ	کراچی	۱
شان صدیق اکبرؓ	لاہور	۲
شان فاروق اعظمؓ	لاہور	۲
شان حضرت عثمان غنیؓ	کراچی	۲
شان حضرت علیؓ	لاہور	۲
شان صحابہؓ	کراچی	۲
شان غوث اعظمؒ	لالہ موسیٰ	۳
حضرت غوث اعظمؒ	کراچی	۲
خواجہ غریب نوازؒ	کراچی	۲
خواجہ غریب نوازؒ	حیدرآباد	۲
حضرت مجدد الف ثانیؒ	کراچی	۳
یوم مجدد الف ثانیؒ	خانیوال	۱
عرس حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ	کراچی	۲
عرس اعلیٰ حضرت بریلویؒ	کراچی	۱
اولیاء اللہ	کراچی	۲
شان اولیاء اللہ	لالہ موسیٰ	۱
عرس اولیاء شرقپورؒ	شرقپور	۲
مہاجرین و انصار	کراچی	۲
مکمل واقعہ حضرت یوسفؑ	جنوبی افریقہ	۱۰
عرس مولانا اوکاڑویؒ محفل نعت	کراچی	۴

شب برات	کراچی	۳
شب قدر	کراچی	۲
تبلیغ و مناظرہ افریقہ	جنوبی افریقہ	۲
ثبوت میلاد و قیام	جنوبی افریقہ	۲
مسئلہ ایصال ثواب	کراچی / افریقہ	۲
دنیا و آخرت کی بھلائی	افریقہ	۲
تحقیق انسان کا مقصد	جنوبی افریقہ	۲
فضائل رمضان	کراچی	۳
معجزہ شق القمر	جنوبی افریقہ	۲
شان اولیاء	ملتان	۱
مقام اولیاء	کراچی	۲
شان اولیاء	افریقہ	۲
عرس اولیا اللہ	افریقہ	۱
حضرت غوث الاعظمؓ	کراچی / افریقہ	۲
حضرت خواجہ غریب نوازؒ	کراچی / افریقہ	۲
امام اعظم ابو حنیفہؒ	کراچی	۱
عرس مولانا ضیاء الدین مدنی	کراچی	۱
واقعہ اصحاب کہف	افریقہ	۱
مدینہ میں تشریف آوری	افریقہ	۱
رضائے مصطفیٰ	حیدرآباد	۲
عشق و محبت رسولؐ	حیدرآباد	۲
شان محبوبیت	حیدرآباد	۲
شرح قصیدہ بردہ شریف	افریقہ	۳
اعمال حسنہ و رد وہابیہ	کراچی	۲
تصوف ، طریقت	افریقہ	۲
اسلام میں عورت کا مقام	افریقہ	۲
مسئلہ حاضر و ناظر	افریقہ	۲
تبلیغی جماعت کا رد	افریقہ	۳
فلسفہ نزول قرآن	افریقہ	۲
اولیاء اللہ	افریقہ	۲
اولیائے شرقپور اور مولانا اوکاڑویؒ	شرقپور	۲
مولانا اوکاڑوی کی آواز میں نعتیں اور سلام	شرقپور	۳
مسئلہ شادی بیاہ و طلاق	کراچی	۳
یوم علیؓ (آخری تقریر)	کراچی	۱
ہادی اعظمؐ	حیدرآباد	۲
عبادت و اخلاص	کراچی	۱
توحید باری تعالیٰ	کراچی	۲
حافظ قرآن کی برکات	کراچی	۱
اعجاز قرآن	کراچی	۲
فضائل قرآن	کراچی	۱
قرآن کن کے لئے ہدایت ہے	کراچی	۲
عظمت قرآن	کراچی	۱
صراط مستقیم	گجرات	۲
راہ حق	حیدرآباد	۱
عقیدہ و ایمان	گجرات	۳
تفسیر سورۃ بقرہ	کراچی	۲
تفسیر سورۃ القدر	جنوبی افریقہ	۱
نیک بندوں کی پہچان	کراچی	۲
مسلمان کا آداب بندگی و زندگی	کراچی	۲
عجز و انکساری شعائر اسلامی	شرقپور	۱
تعظیم شعائر اللہ	لاہور	۱
فضائل حج و زیارت	کراچی	۱

"وڈیو کیسٹ"

شہادت سیدنا امام حسینؓ	گھانچی پاڑہ ، کراچی
شہادت سیدنا امام حسینؓ	سرے گھاٹ ، حیدرآباد
شہادت سیدنا امام حسینؓ	بھٹ جزیرہ ، کراچی
شہادت سیدنا امام مسلم و فرزندانؓ	گھانچی پاڑہ ، کراچی
عشق رسولؐ	دبئی
امام اعظم ابو حنیفہؒ	کراچی
حب رسولؐ	حیدرآباد
سراجاً منیرا	کراچی
عظمت مصطفیٰ	کراچی
عرس اولیاء اللہ	لواری شریف
فضائل صدیق اکبرؓ	کراچی
فضائل نکاح	جنوبی افریقہ
استقبالیہ	دبئی

اظہار تشکر

میں ان تمام احباب کا قلبی شکر گزار اور ممنون احسان ہوں جنھوں نے اس سوونیئر کے لئے اپنی مفید آراء، گراں قدر مشوروں، پیغامات، مضامین اور اپنے اداروں کے اشتہارات کی صورت میں میری حوصلہ و عزت افزائی فرمائی۔

احقر! حامد ربانی اوکاڑوی

-: اسماء گرامی :-

حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی، اوکاڑا
جناب محمود اے ہارون، گورنر سندھ
جناب سید غوث علی شاہ، اسلام آباد
جناب محسن اشرف تابانی، کراچی
جناب عثمان مسعود خان، کراچی
جناب جعفر علی سرما والا، کراچی
جناب انیس احمد، لاہور
جناب سلمان اشرف، کراچی
جناب میاں سہیل حسین، کراچی
جناب طارق شیخ، فیصل آباد
میاں عبدالسلام، کراچی
جناب مسعود احمد، فیصل آباد
جناب حکیم محمد سعید، کراچی
جناب عبداللہ دادا بھائی، کراچی
جناب الحاج زبیر حبیب احمد، کراچی
جناب شاہد انوار، کراچی
جناب احمد ندیم جمال، لاہور

علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی، کراچی
جناب چوہدری شجاعت حسین، اسلام آباد
صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی، ملتان
جناب اسلام الدین شیخ، سکھر
جناب مطیع الرحمن، کراچی
جناب حق نواز، ٹیکسیلا
جناب میاں محمد اقبال گرواستو، فیصل آباد
جناب سراج الدین، کراچی
جناب سردار فدا حسین، لاہور
جناب ڈاکٹر مرزا ممتاز بیگ، ملتان
جناب الحاج عبدالقادر توکل، کراچی
جناب فاروق احمد، سرگودھا
جناب محمد حسین دادا بھائی، کراچی
جناب گل محمد موتی والا، کراچی
جناب جہانگیر انور، کراچی
جناب معراج زبیری، کراچی
جناب محمد رضا فیکٹو، کراچی

جناب محمد عارف ڈوسل، کراچی
جناب کنور فرقان احمد خان، کراچی
جناب ندیم فضل کشتی والا، کراچی
جناب خان محمد ناصر، کراچی
جناب طارق عزیز، کراچی
جناب عترت علی، کراچی
جناب شیخ محمد افضل، فیصل آباد
جناب مسعود احمد خان، کراچی
جناب خلیل اللہ خان، کراچی
جناب امیر احمد، کراچی

جناب میاں محمد عارف سہگل، لاہور
جناب نجم الزماں، کراچی
جناب مطلوب الجمیل، کراچی
جناب حاجی نثار احمد، کراچی
جناب راشد کمال صدیقی، کراچی
جناب نوید یونس خان، کراچی
جناب میاں ریاض یوسف، لاہور
جناب محمد امین حسین، کراچی
جناب محمد یونس، کراچی
جناب میاں محمود احمد، لاہور

-----ooo-----

خطیب پاکستان کا سابق صدر فیلڈ مارشل ایوب خان کے ہمراہ یادگار فوٹو

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جامع مسجد گلزار حبیب میں
نماز جمعہ کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں۔

شیخ خطیب پاکستان علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی،
خطیب پاکستان کے مزار پر مریدین کے ہمراہ فاتحہ خوانی کر رہے ہیں۔

Printed by :

GRAPHIC MEDIA

6, ABS APARTMENTS 5-B, NAZIMABAD COMMERCIAL AREA,
KARACHI - PH : 629451

PROFESSIONALS IN GRAPHIC REPRODUCTION

With Compliments

from

AL-SADIQ INDUSTRIES

GADOON AMAZAI